ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

"جامعات میں اردو تحقیق کا نظری، عملی اور لسانی تناظر: اصول، مسائل اور حل"

☆شاہد صادق
Shahidshahidsadiq53@gmail.com
☆منیر احمد
پی۔ایچ۔ڈی اسکالر شعبہ، اُردو بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
Munirahmad31000@gmail.com
☆فاطمہ کاظم
ایم۔فل اردو اسکالر شعبہ، اُردو بہاالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان
Fatimakazim788@gmail.com

Abstract:
This research article critically examines the current state of Urdu research at the university level, focusing on its theoretical, practical, and linguistic dimensions. It explores essential stages of academic inquiry, including topic selection, research objectives, content analysis, linguistic clarity, and methodological rigor. The study highlights prevalent issues in university research culture, such as superficial approaches, lack of scientific methodology, academic dishonesty, and linguistic weaknesses. It also addresses deeper structural challenges like the absence of academic freedom, plagiarism, biased perspectives, and inadequate institutional support. Finally, the article proposes practical recommendations to enhance the quality and credibility of Urdu research and elevate it to globally recognized academic standards.

Keywords:
Urdu research, universities, research quality, topic selection, academic issues, scholarly integrity, linguistic challenges, academic freedom, critical analysis, scientific inquiry, research objectives

تحقیق، خواہ کسی بھی سطح یا زبان میں ہو، صرف علمی مواد کی ترتیب نہیں بلکہ ایک سنجیدہ فکری سرگرمی ہے جس میں محقق کو ذہنی یکسوئی، فکری دیانت، اور سائنسی اصولوں کی پیروی کرنی ہوتی ہے۔ اردو تحقیق کا منظر نامہ جب جامعات میں دیکھا جائے تو ایک طرف فکری امکانات کا وسیع افق دکھائی دیتا ہے، تو دوسری طرف اس میں بے شمار عملی مشکلات، علمی کمزوریاں اور لسانی بے ربطیاں بھی نظر آتی ہیں۔ یہی وہ عوامل ہیں جنہوں نے اردو تحقیق کے معیار کو متاثر کیا اور اسکالرز کو نظری، عملی اور لسانی سطح پر نئے سوالات کا سامنا کرنا پڑا۔

اردو تحقیق کا پہلا بنیادی مرحلہ موضوع کا انتخاب ہے، جو کہ کسی بھی تحقیقی عمل کی بنیاد اور اس کے کامیاب یا ناکام ہونے کی پیش گوئی فراہم کرتا ہے۔ جامعات میں یہ عمل اکثر اسکالر کی ذاتی دلچسپی، علمی رجحان یا نظری بصیرت کی بجائے رسمی مشوروں یا تیسرے فریق کے سہارے پر انجام پاتا ہے، جس کا نتیجہ سطحی اور غیر معیاری تحقیق کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ظفر لاسلام خان اس بارے میں لکھتے ہیں:

"مناسب یہ ہے کہ ریسرچ کا موضوع خود آپ کی اپنی ذہنی پیداوار ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے بعض اساتذہ یا دوسرے ریسرچ اسکالرز جو آپ سے پہلے ان مراحل سے گزر چکے ہیں۔ آپ کو کسی مخصوص موضوع پر تحقیق کا مشورہ دیتے ہیں۔ کسی موضوع کے اختیار کرنے کے لیے صرف اتنی سی بات کافی نہیں کہ آپ کو کسی نے کوئی

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

موضوع بتادیااور آپ اس پر کام کرنے کے لیے جٹ گئے۔ نہیں، ایسانہ کریں۔ بلکہ مطلوبہ موضوع پر پہلے خود بخود پڑھیں اور اتناپڑھیں کہ آپ اپنے طور پر مطمئن ہو جائیں کہ ہاں یہ موضوع واقعی تشنۂ تحقیق ہے اور اس پر عمر عزیز کے گراں قدر چند سال لگاناضائع نہیں ہو گا۔اگر آپ کو اس حد تک اطمینان اور شرح صدر حاصل نہیں تو یقیناً آپ خود اپنااور دوسروں کا وقت ضائع کریں گے۔مزید برآں سارا کام کرنے کے بعد بھی آپ ریسرچ کے وہ لازمی ثمرات حاصل نہیں کر سکیں گے جو س کا حاصل اور جوہرِ اصل ہیں اور جس کی توقع آپ سے بالآخر کی جاتی ہے۔ کہ آپ میں وہ فنی مہارت اور چابکدستی پیدا ہو جائے جس کی مدد سے آپ خود اعتمادی کے ساتھ آزادانہ طور پر کسی موضوع پر تحقیقی کام کسی نگراں کے مرہون احسان ہوئے بغیر کر سکیں۔اصول تحقیق میں مہارت کے بعد ضروری نہیں کہ اپنے مخصوص میدان میں ہی آپ محصور ہوں، دیگر قریبی موضوعات پر تحقیقات کا سلیقہ بھی آپ میں پیدا ہو جائے۔"(1)

مناسب یہ ہے کہ ریسرچ کا موضوع خود آپ کی اپنی ذہنی پیداوار ہو۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے بعض اساتذہ یا دوسرے ریسرچ اسکالرز جو آپ سے پہلے ان مراحل سے گزر چکے ہیں، آپ کو کسی مخصوص موضوع پر تحقیق کا مشورہ دیتے ہیں... اگر آپ کو اس حد تک اطمینان اور شرح صدر حاصل نہیں تو یقیناً آپ خود اپنااور دوسروں کا وقت ضائع کریں گے.

اسکالر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی علمی دلچسپی، ذہنی رجحان اور لسانی استعداد کے مطابق موضوع کا انتخاب کرے۔ڈاکٹر ش۔اختر کے بقول:

تحقیق کے مدارج میں سب سے اہم منزل موضوع کے انتخاب کی ہے۔اگر اسکالر نے اپنی صلاحیت، مذاق اور اپنی پسند کی روشنی میں موضوع کا انتخاب نہیں کیا تو اس کی تحقیق کبھی بھی مکمل نہیں ہو گی اور اگر مکمل ہو بھی گئی تو اس سے مفید نتائج بر آمد نہیں ہوں گے۔ دانش گاہوں میں تحقیقی صورتِ حال اسی لیے ابتر ہے۔جو اسکالر شعر موزوں نہیں پڑھ سکتا اور عموماً شعرائے کرام کے دیوان کی تدوین میں لگ جاتا ہے۔اس طرح جسے علم لسانیات سے کوئی دلچسپی نہیں وہ لسانیات کو موضوع تحقیق بنالیتا ہے۔اس لیے تحقیق کا سب سے ابتدائی مرحلہ موضوع کے انتخاب کی شکل میں سامنے آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسکالر کے ذہن میں بیک وقت متفرق موضوعات پیدا ہو سکتے ہیں۔یہ ایک فطری عمل ہے۔انسانی ذہن سینکڑوں تصورات کی پرورش کرتا رہتا ہے۔اس لیے خیالات کی یورش پر گرفت رکھنا ضروری ہے۔اسے اپنی علمی استعداد، ذہنی رجحان کو برابر پیش نظر رکھنا چاہیے۔اس کی وجہ سے وہ پراگندگی ذہن کا شکار نہ بن جائے گا اور ایک موضوع کے انتخاب کا فیصلہ عمل میں آگیا تو تحقیق کی پہلی اینٹ صحیح جگہ پر رکھ دی جائے گی۔موضوع کی مناسبت اور اسکالر کے مزاج کے مطابق نگران کا وجود بھی اہمیت رکھتا ہے اسے بھی موضوع سے اتنی دلچسپی ہونی چاہیے جتنی اسکالر کو ہے۔

یہ اس لیے ضروری ہے تاکہ وہ مواد کی حصول یابی اور اعداد و شمار کی یک جائی اور تجزیہ کے دوران رہنمائی کے فرائض انجام دے سکے۔۔۔۔۔۔موضوع چنتے وقت یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دائرہ اتنا وسیع نہ ہو کہ وقت معینہ پر مکمل نہ ہو سکے۔۔۔۔۔اگر مواد کی حصول یابی کے ذریعے دسترس میں نہ ہوں تو تحقیق آگے نہیں بڑھ سکتی۔"(2)

موضوع کے انتخاب کے بعد دوسرا بنیادی مرحلہ تحقیقی مقصد کی وضاحت ہے۔جب تک محقق کو یہ واضح نہ ہو کہ وہ تحقیق کے ذریعے کس مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے یا علمی ذخیرے میں کیا اضافہ کرنے جارہا ہے، تب تک تحقیق کا سفر بے سمت اور غیر مؤثر رہتا ہے۔ہماری ریسرچ اور تحقیق کا مقصد کیا ہے؟...پہلا یہ کہ ہم اپنی اس تحقیقی کاوش کے ذریعہ موضوع سے متعلق انسانی ذخیرہء معلومات میں کوئی نیا اور اہم اضافہ کرنا چاہتے ہیں...دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ ہم فن برائے فن کی حیثیت سے اس میدان میں مہارت و کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں

تحقیقی مقالے کی تیاری میں صرف موضوع کا انتخاب اور مقصد کی تعین کافی نہیں، بلکہ اس کے لیے ایک منظم، مربوط اور سائنسی طرزِ تحقیق بھی ناگزیر ہے۔بدقسمتی سے اردو تحقیق میں اکثر یہ مشاہدہ کیا جاتا ہے کہ محقق موضوع کا انتخاب تو کرلیتا ہے، لیکن اس پر تحقیق کے سائنسی اور منطقی تقاضوں کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔نتیجتاً مقالہ

صرف بیانات کا مجموعہ بن کر رہ جاتا ہے۔ عبدالحمید خان عباسی نے اس صورت حال کی نشان دہی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: "یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ تحقیق، تنقید اور تجزیہ کے بغیر کوئی بھی مقالہ محض خلاصہ اور تدوین کی مشق بن کر رہ جاتا ہے۔ تحقیق کا مقصد سچائی کو بے نقاب کرنا ہے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب محقق ہر حوالہ اور اقتباس کو جانچ پرکھ کے قبول کرے۔ اس بارے میں عبدالحمد خان عباسی لکھتے ہیں:

> "محقق جمع شدہ مواد کو خوب چھان پھٹک کے بعد مقالہ میں درج کرے۔ یہ نہ ہو کہ ہر رطب و یابس کو بس یوں ہی لکھتا چلا جائے اور کتب سے صرف اقتباسات کو ترتیب دیتا چلا جائے۔ تحقیق اس چیز کا نام نہیں ہے تحقیق میں محقق کی شخصیت غیر جانبدار طور پر نمایاں ہونی چاہیے۔ اسے ہر کسی کی بات کو شک کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ اس کے بغیر چھان پھٹک نہیں ہو سکتی۔"(3)

تحقیقی مواد کے ساتھ رویہ، ایک اور اہم مسئلہ ہے۔ اکثر اسکالرز بغیر تنقیدی جائزے کے مواد کو اس طرح نقل کرتے ہیں جیسے وہ حتمی سچائی ہو، حالانکہ تحقیق میں ہر بیان، ہر رائے اور ہر اقتباس پر سوال اٹھانا تحقیق کی روح ہے۔ عباسی مزید لکھتے ہیں:

"محقق کو چاہیے کہ وہ ہر بات کو شک کی نظر سے دیکھے۔ کیونکہ تحقیق محض ایمان لانے کا نام نہیں بلکہ تحقیق کرنے کا عمل ہے"(4)

اسی طرح تحقیق میں تعصب کا عنصر بھی علمی دیانتداری پر اثرانداز ہوتا ہے۔ بعض محققین مخصوص نظریاتی جھکاؤ یا ذاتی پسند و ناپسند کے تحت تحقیق کرتے ہیں، جس سے نتائج یک طرفہ ہو جاتے ہیں۔ عباسی کے الفاظ میں: "تحقیق اس وقت تک غیر جانب دار اور معیاری نہیں ہو سکتی جب تک محقق اپنا ذہن خالی رکھ کر مواد سے معاملہ نہ کرے۔ تعصب تحقیق کا دشمن ہے"(5)

تحقیقی زبان اور اسلوب کا مسئلہ بھی اردو تحقیق کے زوال کی ایک اہم وجہ ہے۔ علمی اظہار کی زبان میں وضاحت، سادگی اور ربط ضروری ہوتا ہے۔ بوجھل، مبہم یا غیر فطری جملے تحقیق کو ناقابل فہم بنا دیتے ہیں۔ محمد حسن لکھتے ہیں: "تحقیقی زبان میں حقیقت، وضاحت اور سادگی ہو۔ پیچیدہ جملے اور مبہم اصطلاحات تحقیق کے مقصد کو دھندلا دیتی ہیں"(6)

لسانی سطح پر دیکھا جائے تو اکثر اسکالرز کو اردو زبان پر مکمل عبور حاصل نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے تحقیقی مقالے میں ساختی اور نحوی غلطیاں عام ہو جاتی ہیں۔ نتیجتاً تحقیقی کام علمی ہونے کے باوجود لسانی سطح پر غیر معیاری سمجھا جاتا ہے۔ اس کے حل کے لیے ضروری ہے کہ محقق اردو زبان کے صرف و نحو، معیاری املا، اور تحقیق کی لسانی اصطلاحات سے بخوبی واقف ہو۔

اب تک کے تجزیے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تحقیق کا ہر مرحلہ، خواہ وہ نظری ہو یا عملی، لسانی ہو یا تنقیدی، غیر معمولی سنجیدگی اور شعور کا متقاضی ہے۔ جب تک اردو تحقیق میں تنقیدی بصیرت، لسانی اہلیت، اور سائنسی انداز شامل نہیں ہوگا، جامعات کی تحقیق رسمی سرگرمی سے آگے نہیں بڑھ سکے گی۔

جامعات میں اردو تحقیق کو درپیش مسائل صرف محقق کی تربیت یا زبان کے استعمال تک محدود نہیں، بلکہ اس کے ڈھانچے، ادارہ جاتی ماحول اور تحقیقی ثقافت کی مجموعی کمزوری بھی اس زوال کی ایک بڑی وجہ ہے۔ تحقیقی مقالے کی تیاری کو محض ایک رسمی تقاضا سمجھنے کا رویہ نہ صرف تحقیق کے معیار کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کی ساکھ کو بھی مجروح کرتا ہے۔

ایک اہم مسئلہ تحقیقی آزادی کا فقدان ہے۔ اکثر محققین کو موضوع، زاویہ نگاہ، یا نتیجے کے انتخاب میں غیر محسوس دباؤ کا سامنا ہوتا ہے۔ ادارہ جاتی یا نظریاتی وابستگی تحقیق کو محدود کر دیتی ہے۔ جمیل جالبی اس حوالے سے لکھتے ہیں: "جب تحقیق آزاد نہ ہو، تو وہ محض تصدیق بن کر رہ جاتی ہے؛ سچائی کی تلاش نہیں"(7)

دوسری طرف تحقیق کی اشاعت کا نظام بھی اصلاح طلب ہے۔ تحقیقی مجلات میں مقالے کی اشاعت اکثر تعلقات، سفارش یا غیر معیاری حوالوں کی بنیاد پر ہوتی ہے، جس سے تحقیق کے مجموعی معیار پر سوال اٹھتے ہیں۔ رفاقت علی شاہد کے مطابق: "تحقیق کو اگر معیار کی بنیاد پر پرکھا نہ جائے تو وہ محض خانہ پری بن کر رہ جاتی ہے"(8)

اسی طرح محققین کے لیے تربیتی ورکشاپس، ریسرچ میتھڈالوجی کے باقاعدہ کورسز، اور تحقیق کی اخلاقیات پر سیشنز کا انعقاد ہونا چاہیے تاکہ وہ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکیں۔ عبدالحمید خان عباسی نے اس ضرورت کو یوں بیان کیا ہے: "تحقیق صرف مواد کا انتخاب نہیں، بلکہ ایک نظریاتی فہم، منطقی ترتیب اور سچائی کی تلاش ہے۔ اس کے لیے مسلسل تربیت اور رہنمائی ضروری ہے"(9)

تحقیق میں سرقہ اور "کاپی پیسٹ" کلچر بھی نہایت تشویشناک ہے۔ یہ رویہ نہ صرف اخلاقی لحاظ سے قابل اعتراض ہے بلکہ تحقیق کی اصل روح کے خلاف بھی ہے۔ ہر یونیورسٹی کو سرقہ چیک کرنے کے جدید نظام اپنانے اور علمی ایمانداری کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL (JALT)
Vol.8.No.2 2025

تحقیقی معیار کی بہتری کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جاسکتے ہیں:

1. موضوع کے انتخاب سے لے کر اشاعت تک تحقیق کو ایک فکری مشق کے طور پر اپنانا۔
2. محققین کی تربیت، لسانی بہتری، اور تحقیق میں تنقیدی اپروچ پر زور دینا۔
3. تحقیق میں غیر جانبداری، سچائی اور حوالہ جاتی دیانت داری کو فروغ دینا۔
4. جامعات میں تحقیقی ماحول کو بہتر بنانا، اور تحقیق کو صرف رسمی تقاضا نہ بننے دینا۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہو گا کہ اردو تحقیق اپنی وسعت، گہرائی اور علمی میراث کے باوجود ابھی ان تقاضوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کر پا رہی جو کسی معیاری عالمی تحقیق سے منسلک ہوتے ہیں۔ جب تک تحقیق کو خالص علمی ذمہ داری سمجھ کر انجام نہیں دیا جائے گا، اور جب تک محقق اپنی فکری، نظریاتی اور لسانی سطح پر مکمل تیار نہیں ہو گا، اردو تحقیق صرف الفاظ کی بازی گری اور رسمی بیانیہ بن کر رہ جائے گی۔

حوالہ جات

1۔ خان، ظفر الاسلام۔ اصول تحقیق: جدید ریسرچ کے اصول وضوابط۔ نیو دہلی: انسٹیٹیوٹ آف اسلامک اینڈ عریبک اسٹڈیز، 1998۔
2۔ اختر، ش۔ "موضوع کا انتخاب"۔ مرتبہ سلطان بخش، اردو میں اصول تحقیق، 68۔ لاہور: اردو اکیڈمی، 2012۔
3۔ عباسی، عبدالحمید خان۔ اصولِ تحقیق۔ اسلام آباد: نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2021۔
4۔ عباسی، عبدالحمید خان۔ اصولِ تحقیق، 48۔
5 ۔ عباسی، عبدالحمید خان۔ اصولِ تحقیق، 53۔
6۔ حسن، محمد۔ اردو تحقیق کے اصول۔ دہلی: مجلس ترقی ادب، 2010۔
7۔ جالبی، جمیل۔ ادبی تحقیق۔ لاہور: مجلس ترقی ادب، 1994۔
8۔ رفاقت، علی شاہد۔ "پاکستان میں گزشتہ صدی کا تحقیقی منظر نامہ"۔ ادبیات، 2021، 102۔
9۔ عباسی، عبدالحمید خان۔ اصولِ تحقیق، 61۔